مختار احمد محمدی مدنی

دعوہ سنٹر الجبیل مملکت سعودی عرب

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [سورة المائدة:۳]

یعنی: تم پر حرام کیا گیا مردار اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو کسی مار سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مر گیا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مر گیا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر دو تو حرام نہیں ہے' اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو' اور یہ کہ تیروں سے قسمت آزمائی کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں' آج کفار تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں خبردار تم ان سے نہ ڈرنا بلکہ مجھ ہی سے ڈرتے رہنا' آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا' پس جو شخص شدت بھوک میں بیقرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالی معاف کرنے والا بہت مہربان ہے''۔

۱/ مَيْتَه: سے مراد ہر وہ حلال جانور ہے جو شرعی طور پر ذبح کئے بغیر طبعی طور پر یا کسی حادثے سے مر گیا ہو' یا شرعی طریقہ کے خلاف اسے ذبح کیا گیا ہو مثلا گلا گھونٹنے سے مر گیا ہو' یا پتھر یا لکڑی کے مارنے سے مر گیا ہو یا بجلی کے جھٹکے سے ذبح کیا گیا ہو جیسا کہ آجکل مشینی ذبح کا طریقہ ہے' یا ناخن اور دانت سے ذبح کیا گیا ہو البتہ صحیح حدیث میں دو مردار جانور حلال کئے گئے ہیں ایک مچھلی دوسری ٹڈی۔ یہ دونوں میتہ کے حکم سے مستثنی ہیں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا **(ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام ' فقيل يا رسول الله أرأيت شحوم الميتة فانها يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس ؟ فقال : لا هو حرام ثم قال رسول الله ﷺ عند ذلك قاتل الله اليهود' ان الله لما حرم شحومها جملوه ثم باعوه فأكلوا ثمنه (بخاری ومسلم))**

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب' مردار جانور' سور اور بتوں کی تجارت کو حرام کر دیا ہے' آپ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ مردہ جانور کی چربی جس سے کشتیوں کو پینٹ' چمڑوں کو روغن کیا جاتا ہے' اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں اس کے بارے میں آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں' وہ حرام ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس وقت فرمایا: اللہ یہود کو برباد کرے جب اللہ نے مردے کی چربی ان پر حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا اور اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانے لگے۔

مردار کا گوشت' چربی اور اس کی ہڈی سب حرام ہے البتہ دباغت دینے کے بعد اس کے چمڑے کا استعمال جائز ہے' صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے **(اذا دبغ الإهاب فقد طهر)** جب چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک لونڈی تھیں جنہیں صدقہ میں ایک بکری ملی تھی وہ مر گئی آپ ﷺ کا وہاں سے گزر ہوا تو فرمایا: اس کے چمڑے سے تم لوگوں نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا؟ لوگوں نے کہا وہ مردار ہے' آپ ﷺ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔ (صحیح بخاری)

اس مسئلہ میں ایک قول یہ بھی ہے کہ کتے اور سور کے سوا ہر جانور کا چمڑا دباغت دینے کے بعد اس کا استعمال حلال ہو جاتا ہے۔

۲/ دم (خون): سے مراد ہر دم نہیں بلکہ اس سے مراد دم مسفوح ہے جیسا کہ سورۃ الأنعام آیۃ نمبر ۱۴۵ میں اس کی تفسیر موجود ہے' ارشاد باری تعالی ہے ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِيْ مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلاَ عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ(145) الأنعام﴾

یعنی: آپ فرما دیں جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں اُن میں کوئی چیز کھانے والے پر حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اُس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو اور اگر کوئی مجبور ہو جائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

دم مسفوح کا مطلب ہے ذبح کے وقت جو خون جانور کے گلے سے تیزی کے ساتھ نکلتا اور بہتا ہے وہ حرام ہے' البتہ خون بہہ جانے کے بعد گوشت کے ساتھ جو خون لگا رہے وہ حلال ہے وہ دم مسفوح نہیں ہے' اسی طرح حدیث میں دو خون حلال کئے گئے ہیں: ایک کلیجی اور دوسرا تلی' نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (**أحلت لنا ميتتان ، ودمان ، فأما الميتتان فالحوت والجراد ، وأما الدمان فالكبد والطحال** (مسند احمد' صحیح الجامع برقم ۲۱۰)

یعنی: ''ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال کر دیئے گئے ہیں' رہے دو مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے' اور رہے دو خون تو وہ کلیجی اور تلی ہے۔

۳/ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّه: وہ جانور یا کوئی اور چیز جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے یا چڑھایا جائے اس کی مختلف صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ غیر اللہ کے تقرب اور اس کی خوشنودی میں اس کو ذبح کیا جائے اور ذبح کرتے وقت نام بھی اسی بت یا بزرگ کا لیا جائے دوسری صورت یہ ہے کہ مقصد غیر اللہ کا تقرب ہو لیکن ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جائے جیسا کہ جاہل مسلمانوں میں رائج ہے وہ جانوروں کو بزرگوں کے نام نامزد تو کرتے ہیں مثلا یہ بکرا فلاں پیر کا ہے یہ مرغ فلاں پیر کا ہے یہ جانور گیارہویں کے لئے ہے وغیرہ وغیرہ لیکن ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں تو یہ صورت بھی حرام و ناجائز ہے کیونکہ ان سے مقصود اللہ کی رضا نہیں بلکہ مردوں اور اہل قبور کی رضا مقصود ہے' جانوروں کے علاوہ جو چیزیں بھی غیر اللہ کے نام پر نذر و نیاز اور چڑھاوے کی ہوں گی وہ بھی حرام ہوں گی جیسے درگاہوں کے اردگرد فقراء و مساکین پر دیگوں اور لنگروں یا مٹھائیوں اور پیسوں کی تقسیم' یا وہاں صندوقچوں میں نذر و نیاز کے پیسے ڈالنا یا عرس کے موقع پر وہاں دودھ پہنچانا یا کھانے پینے کی اَشیاء پہنچانا یہ سارے کام حرام و ناجائز ہیں' اور اثم و عدوان پر تعاون ہے۔

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ ذبح کرے گا، جب اس نے نبی کریم ﷺ سے اسکی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا! کیا وہاں دور جاہلیت میں کوئی بت تو نہیں تھا جس کی عبادت کی جاتی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ نہیں! آپ ﷺ نے مزید فرمایا: کیا وہاں مشرکین کا کوئی میلہ تو نہیں لگتا تھا؟ صحابہ کرام نے جواب دیا کہ نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی نذر پوری کرلو، اور یاد رکھو جو نذر اللہ کی نافرمانی میں ہو یا انسان کی قدرت اور اس کی ملکیت سے باہر ہو تو اسے پورا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے ''۔[سنن ابوداؤد]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آستانوں پر بھی جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے جو غیر آباد ہیں تو پھر ان آستانوں اور درگاہوں اور مزاروں پر جانور ذبح کرنا کیسے جائز ہوگا جو مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں اور جہاں اللہ کو چھوڑ کر مردوں کی عبادت و پرستش کی جاتی ہے' غیر اللہ سے دعا کی جاتی ہے یا ان کا واسطہ لیا جاتا ہے۔

۴/ مُنْخَنِقَة: یعنی وہ حلال جانور جس کا گلا ہاتھ سے دبا کر یا رسی سے کھینچ کر اسے مار دیا جائے یا کسی چیز میں پھنس کر اس کا گلا خود گھٹ جائے اور وہ مر جائے ہر صورت میں اس کا کھانا حرام ہے۔

۵/ مَوْقُوْذَة : وہ حلال جانور جس کو کسی نے پتھر لاٹھی یا اور کوئی چیز ماردی جس سے وہ مر گیا' یا اس پر کوئی چیز گر گئی یا گرادی گئی اور وہ مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔

۶/ مُتَرَدِّيَة: وہ حلال جانور جو خود گر کر مر گیا ہو یا کسی نے پہاڑ یا اونچی جگہ سے دھکا دے کر گرادیا ہو اور پھر وہ مر گیا ہو تو اس کا کھانا حرام ہے۔

۷/ نَطِيْحَة: وہ حلال جانور جسے کسی نے ٹکر ماردی اور وہ مر گیا' یا دو جانوروں نے آپس میں لڑائی کی اور ایک مر گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔

۸/وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ : وہ حلال جانور جس کو درندوں نے جیسے شیر چیتا' عام کتا اور بھیڑیا وغیرہ نے کھالیا ہو اور وہ مر گیا ہو' تو اس کا کھانا حرام ہے

۔

مذکورہ تمام جانوروں کا کھانا حرام و ناجائز ہے سب میتۃ یعنی مردار کے حکم میں ہیں لیکن یہ مذکورہ جانور اگر اس حال میں ملیں کہ ان میں روح اور زندگی کے آثار باقی ہوں پھر انہیں شرعی طریقے سے ذبح کرلیا جائے تو ان کا کھانا حلال ہوگا۔

۹/وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ: مشرکین مکہ اپنے بتوں کے قریب پتھر یا کوئی چیز نصب کر کے ایک خاص جگہ بناتے تھے جسے نصب کہتے تھے وہاں وہ بتوں' فرشتوں اور نبیوں کے نام نذر کیئے گئے جانور ذبح کرتے تھے' جیسے آج کے مسلمان درگاہوں اور مزاروں پر ایک خاص جگہ بناتے ہیں جہاں جانور ذبح کرتے ہیں' ایسے جانورں کا کھانا حرام ہے' ایسے ہی ان جگہوں پر مٹھائیوں کی شکل میں یا چادر یا کسی اور کی شکل میں جو چڑھاوے چڑھائے جائیں وہ سب حرام ہے۔

اللہ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور حرام چیزوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔

ختم شد